بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آج خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے

حضور ﷺ کا وسعت حوصلہ

ہمارے پیارے نبی ﷺ ایک ایسی مبارک ہستی تھے جن کی حیاتِ مبارکہ میں ہر پہلو ایک اعلیٰ وصف اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ آج میں حضور ﷺ کے ایک وصف ''وسعت حوصلہ '' کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

وسعت حوصلہ، صبر و استقامت و ہمت و شجاعت کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ حضور ﷺ کی بے نظیر شجاعت بے مثل صبر و استقامت مکہ کی گلیوں، شعب ابی طالب کی بندشوں، طائف کی گھاٹیوں، غار ثور کی راتوں اور غزوات میں چمکی۔

حضرت براء بن عازب جن کے جوہر فتوحاتِ ایران میں چمکے کہتے ہیں کہ ہم میں سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو جنگ کے دوران حضور ﷺ کے ساتھ ٹھہر سکتا تھا۔ حضرت علیؓ جیسے بہادر کہتے ہیں کہ شدت جنگ میں حضور ﷺ دشمن کے سب سے قریب ہوتے اور ہم اس نازک وقت میں حضور ﷺ کی پناہ لیتے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ شجاع تھے۔

وسعت حوصلہ کا امتحان بڑی بڑی مہمات کے موقعہ پر نہیں بلکہ روز مرہ زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ہوتا ہے۔ ایک بدو آیا حضور ﷺ اس وقت ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کا کنارہ سخت اور کھردرا تھا۔ بدو نے بڑے سے چادر کھینچی کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک کی لطیف اور نازک جلد پر اس سے جھریوں کے نشان پڑ گئے۔ اور اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میرے ان دو اونٹوں کو اللہ کے اس مال سے بھر دے جو تیرے پاس ہے۔ وہ مال نہ

تیرا ہے نہ تیرے باپ کا۔ حضور ﷺ نے اس کو دیکھا اور ہنس پڑے اور فرمایا اس کے ایک اونٹ کو جَو اور دوسرے کو کھجور سے لاد دیا جائے۔

وسعت حوصلہ کا تصور اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ عفو اور حسن سلوک کے بغیر نامکمل ہے۔ چنانچہ ابو جہل کا بیٹا عکرمہ، حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی ہندہ اور ان کا قاتل وحشی، سازشی دشمنوں کا سردار ابو سفیان، زہر کھلا کر مارنے والی یہودیہ غرض کہ کئی واقعات ہیں جن کو بیان کرنا اس وقت ممکن نہیں، سے واضح ہو تا کہ ہر موقعہ پر وسعت حوصلہ کے نتیجہ میں معاف کیا۔ یہ تمام واقعات وحالات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اس محسن خدا کے مظہر ہیں جو گناہ پر گناہ دیکھتا ہے اور انعام پر انعام کرتا ہے۔ ظلم پر ظلم دیکھتا ہے پر احسان پر احسان کرتا ہے۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام

علیک الصلوۃ علیک السلام